جہاد افغانستان تازہ ترین صورت حال

پکتیا محاذ کے معروف جرنیل مولانا جلال الدین حقانی سے انٹرویو

س۔ افغان تنازعہ کے حل سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔

ج۔ مسئلہ افغانستان کے حل کے سلسلے میں بہت سی تشریح وتوضیح ہوچکی ہے۔ کئی طرح سے نشاندہی کی گئی ہے ہر کوئی اپنے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی پسند کے مطابق افغان مسئلے کے حل کے لئے مختلف طریقے اور تجاویز پیش کرتا ہے۔

میری رائے کے مطابق اس قضیہ کے اصل فریق مجاہدین ہی ہیں اور مجاہدین اس قضیہ کا واحد حل کفر والحاد کے خلاف مسلح جہاد کا دوام سمجھتے ہیں اور مسلح جہاد کا دوام اس وقت ممکن ہوسکتا ہے جب مجاہدین ایک واحد قطار میں صف بستہ ہوکر دین ووطن کے دشمنوں کے خلاف ڈٹ کر لڑیں۔ اس مقصد تک رسائی کے لئے قوم کے تمام مسلمان طبقوں کے نمائندوں، علماء کرام، جہادی کمانڈروں، دیانت دار اشخاص اور دیگر صاحب رائے حضرات پر مشتمل ایک عمومی شوریٰ کا وجود انتہائی ضروری ہے تاکہ اس شوریٰ کے ذریعے ایک اسلامی حکومت کا قیام ممکن ہوسکے اس کے ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ افغان قضیہ محض زبانی جمع وخرچ کے ذریعے حل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ عقیدے کا مسئلہ بھی ہے۔ اور یہاں کفر واسلام کی بات اصل موضوع ہے۔

افغان مسلمان عوام کفر والحاد کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور مسلح جہاد کا آغاز کیا جب تک افغانستان میں روسی سامراج کے مزدور وزرخرید ایجنٹ اور دہری نظام حکومت موجود ہے اس وقت تک روسیوں اور ان کے مزدوروں کے ساتھ سیاسی بات چیت کرنا یا یہ کہ سیاسی مذاکرات کے ذریعے افغان مسئلہ کا حل نکالنے پر راضی ہوجانا یہ سب بے مقصد اور محض خوش فہمی میں مبتلا ہونے کے مترادف ہوگا۔

جیسا کہ اب بھی بعض راہنما روسیوں کی طرف سے دی جانے والی دعوت کو اہمیت دے رہے ہیں۔ اور اس پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ افسوس کہ یہ راہنما بھول چکے ہیں کہ روسیوں نے گزشتہ بارہ سال کے دوران افغانوں کے ساتھ کیا کیا۔ اور آئندہ کیا کرنے کے مذموم عزائم رکھتے ہیں۔ مگر یہ پھر بھی روسیوں کی طرف سے دعوت نامے کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ اگر روس ہمارے راہنماؤں کو یہ کہہ دے کہ نجیب سے اقتدار چھین کر تمہارے حوالے

کردیں گے۔ پھر بھی یہ ہمارے لئے رسوائی کا باعث نہیں بن سکتا بلکہ ہم اسے اپنے جاری جہاد اور اسلامی انقلاب کے حق میں توہین سمجھیں گے اور اسے جیتے ہوئے اپنے تمام افتخارات کو روسیوں کے پاؤں تلے روندنے کے مترادف قرار دیں گے۔

ہم صرف اُس وقت روسیوں سے مذاکرات کے لئے بیٹھنے پر راضی ہوں گے جس وقت وہ اپنے پٹھو کابل حکومت پر ہر قسم کی امداد و تعاون بند کرکے اسلحہ کی سپلائی منقطع کردے۔ افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کا عہد کرے اور افغانوں کو یہ موقع فراہم کرے کہ وہ ایک اسلامی حکومت قائم کریں۔ اور روس اس حکومت کو تسلیم بھی کرے۔

ابھی جب کہ ان امور میں سے ایک بھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا ایسے میں مجاہدین کی عبوری حکومت کے سربراہ کیسے روسیوں کی دعوت قبول کرسکتے ہیں۔ اور روس کو مجاہدین کا وفد بھیجنے پر دل کی گہرائیوں سے راضی ہوسکتے ہیں۔

میں ایک بار پھر اپنے اس اظہار کو دہراتا ہوں کہ مسئلہ افغانستان کے حل کا واحد راستہ مسلح جہاد کا دوام ہی ہے اور جب تک افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں اسلامی حکومت نہیں بن جاتی اس وقت تک اپنے کندھوں سے جہاد کے لئے اٹھائے ہوئے اسلحہ کو زمین پر رکھنا اور افغان مہاجرین کی واپسی، خود کو روسیوں اور کفری طاقتوں کی جھولی میں ڈالنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ افغان مجاہدین اور روسی مزدوروں (خلق و پرچم) کے درمیان مخلوط حکومت کے تحت گٹھ جوڑ بھی بعید از امکان ہے۔ اسی طرح افغان مجاہدین غیر جانبدار حکومت کو بھی مسترد کرتے ہیں کیونکہ افغانستان کے موجودہ طویل اسلامی انقلاب کے دوران کوئی بھی شخص غیر جانبدار نہیں رہا ایک محدود تعداد میں لوگ یا تو براہِ راست یا بالواسطہ طور پر روسیوں اور ان کے ایجنٹوں کے حامی اور مزدور بن چکے ہیں۔ باقی تمام افغان مسلمان قوم براہ راست یا بالواسطہ طور پر مجاہدین کے حامی اور پشتیبان ہیں اس لئے غیر جانبدار رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مجاہدین بے شمار قربانیاں اپنے پیارے وطن سے دور ہجرت کی کٹھن زندگی گذارنے اور طرح طرح کے مصائب و آلام صرف اور صرف افغانستان میں ایک اسلامی حکومت کے قیام کی خاطر برداشت کر رہے ہیں اس لئے مجاہدین کی حکومت کے سوا کوئی اور حکومت ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔

س۔ کابل میں ایک فوجی بغاوت کی افواہ گردش کر رہی ہے اور ایک تنظیم کی طرف سے جو اس سے پہلے بھی اس سلسلے میں ایسا قدم اٹھا چکی ہے کابل میں قریب الوقوع ایک اور فوجی بغاوت کے ذریعے نجیب حکومت کا تختہ الٹ دینے کی باتیں کر رہی ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

ج۔ فرمائشی فوجی بغاوتوں کا تو امکان ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ اگر مجاہدین کی عبوری حکومت کے

سربراہ روسیوں کی دعوت قبول کریں۔ عین ممکن ہے کہ آخر کار کوئی فرمائشی فوجی بغاوت بھی عمل میں آجائے لیکن یہ سمجھ لینا چاہیے کہ افغان مسلمان قوم اور بطور خاص جہادی کمانڈر ایسی کوئی حکومت قبول کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایک پارٹی وقوع سے قبل کی فوجی بغاوت کی اطلاع دیتی ہے، ہو سکتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی اور سے گٹھ جوڑ اور بات چیت کی ہو۔ لیکن میں ایک بار پھر پوری وضاحت سے یہ بات کہتا ہوں کہ اس طرح کی فوجی بغاوتیں جو روسیوں کے اشاروں اور مشوروں سے عمل پذیر ہوں۔ ہماری مجاہد قوم کو ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔

یہ تو ہر کسی کو معلوم ہے کہ روسی کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کی فوج میں اب ایسا کوئی مسلمان فوجی موجود نہیں جو حقیقتاً اپنے اسلامی جذبات کی بنا پر کوئی ایسا قدم اٹھائے جس سے افغانستان کی مسلمان ملت کو فائدہ پہنچے فوج کے تمام افسر کمیونسٹ پارٹی کے عہدے دار ہیں اور ظاہر ہے کہ کمیونسٹ ایسا کوئی بھی کام انجام نہیں دیتا جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے۔ اس لئے اگر کابل میں فوجی بغاوت کے نام پر کوئی عمل انجام دیا جاتا ہے تو اس میں ضرور روسیوں کا ہاتھ ہوگا۔ اور اسی کے مشورہ سے انجام دیا جائے گا اور اس کے پیچھے روسیوں کے مذموم عزائم اور بے شمار سامراجی مقاصد ضرور پوشیدہ ہوں گے لہذا اس امید (فوجی بغاوت) پر جہاد سے دستبردار ہونا درحقیقت اسلامی انقلاب اور جہاد سے بڑی بے وفائی ہے۔

س۔ مجاہدین کی وحدت اور یک جہتی کے لئے آپ کے خیال میں کامیاب مختصر اور مؤثر طریقہ کیا ہے؟

ج۔ میری رائے کے مطابق مجاہدین کے اتحاد و وحدت کے لئے سب سے بہتر اور مؤثر طریقہ یہ ہے کہ سات جہادی تنظیموں کے راہنما اور اسی طرح دیگر جہادی قوتیں تہہ دل سے اتحاد کر لیں اور مکمل اتفاق رائے سے اپنے آپ میں سے کسی ایک کو قائد چن لیں اور باقی سب اس کے پشتیبان اور سچے حامی بنیں، اس کی اطاعت کریں، اسلامی حکومت تشکیل دیں، انصاف کی بنا پر اور احکام شرعی کے مطابق امور مملکت کی انجام دہی کے لئے مناسب اور اہل افراد کو ذمہ داریاں تفویض کریں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ علماء، جہادی کمانڈر اور وہ تمام افغان جو صاحب بصیرت و دانش ہیں چاہے ملک کے اندر ہوں یا باہر، اکٹھے بیٹھ کر ایک "شوریٰ" تشکیل دیں بعد میں اس شوریٰ کے ذریعے اسلامی حکومت کے سربراہ کا انتخاب عمل میں لایا جائے اور پھر ان کی سربراہی میں اسلامی حکومت قائم اور افغانستان کے اندر منتقل کی جائے۔ جہادی امور سے متعلق ادارہ اور کمان سربراہ مملکت کے سپرد کیا جائے تاکہ روس کی کٹھ پتلی حکومت کے قلع قمع کے بعد اختیارات کی باگ ڈور اپنے کنٹرول میں لے سکے۔ لیکن عملاً یہ اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب مجاہدین آپس میں شیر و شکر ہو کر متحد ہو جائیں اور مغرب و مشرق کی تمام تر سازشوں اور منصوبوں کو نیست و نابود کر دیں۔

س۔ مسئلہ خلیج اور اس کے حل سے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

ج ۔ مسئلہ خلیج کا ایک ایسا حل جس میں تمام عالم اسلام اور علاقے کے لوگوں کی عافیت اور بھلائی ہو۔ یہ ہے کہ چونکہ عراق نے براہ راست کویت کی سرزمین پر تجاوز کا ارتکاب کرکے اسے اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور وہاں کے عوام کے مال و متاع کو لوٹ لیا ہے اور کویت کو اپنے ملک کا ایک صوبہ قرار دے دیا ہے۔ لہذا عراق کو چاہئے کہ وہ کویت سے اپنی افواج بلاقید و شرط واپس بلالے۔ لیکن اگر عراق ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں اور کویت کی سرزمین پر اپنا ظالمانہ تسلّط برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اسلامی دنیا کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی سرزمین کا تحفظ اور دفاع کریں اور اسلامی سرزمین کو ظالموں کے چنگل سے آزاد کرائیں اور ان کو سبق سکھائیں ۔

لیکن اس کے ساتھ یہ نہیں چاہیے کہ اسلامی سرزمین کے دفاع کے لئے طاغوتی طاقتوں سے مدد لی جائے کیونکہ ایسا کرنے سے اسلامی اُمہ میں نفرت کے جذبات ابھارنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اور اس سے مسلمانوں کے درمیان شدید اختلافات جنم لے سکتے ہیں نیز اس ضمن میں سامراجی اور طاغوتی طاقتوں کو اسلامی ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ کفری طاقتیں تو یہی چاہتی ہیں کہ کوئی بہانہ بناکر اسلامی ممالک میں اپنے فوجی اڈے قائم کریں۔ اور مختلف طریقوں سے مسلمانوں کی مادی اور معنوی دولت لوٹ کرلے جائیں اور اس طرح اسلامی امہ کمزور پڑ جائے اور یوں مختلف مصائب اور مشکلات سے دوچار ہو جائیں ۔

س۔ کہا جا رہا ہے کہ پانچ افغان تنظیموں کی جانب سے کابل پر ایک بڑے اور عمومی حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے نیز آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس قسم کا حملہ کامیاب ہوگا اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے ؟

ج :۔ مجاہدین کی پانچ تنظیموں نے کابل پر ایک بڑے اور عمومی حملے کی تیاریاں کی ہیں جیسا کہ آپ نے سنا ہے اسی طرح میں نے بھی سنا ہے اور اعلامیوں کے ذریعے آگاہی حاصل ہوئی ہے کیونکہ اس سلسلے میں ہم سے کوئی رابطہ اور مشورہ نہیں لیا گیا۔ اس لئے مجھے اس سلسلے میں مفصل معلومات حاصل نہیں تاہم جہاں تک اس قسم کے حملے کی کامیابی اور ناکامی کا تعلق ہے تو یہ مستقبل سے وابستہ ہے اور مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ہمیں اس کا علم حاصل نہیں جن معلومات کی بنا پر ہم تجزیہ کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کے دو رخ ہیں۔ ایک یہ کہ کابل ہمارے ملک کا دارالحکومت ہے وہاں غیر ملکی سفیر اور نمائندے موجود ہیں لہذا کابل پر مجاہدین کے حملے کی صورت میں دنیا مجاہدین کی قوت سے واضح اور فوری طور پر دنیا باخبر ہو سکتی ہے۔ نیز کابل کو رسد کے راستے مسدود ہونے سے کابل کے شہری حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور یوں الحادی حکومت ایک اور شکست سے دوچار ہوگی کیونکہ کابل کی ملحد حکومت کابل شہر کے مسلمان باشندوں سے ڈھال کا کام لیتی ہے اور ان کے ذریعے خود کو مجاہدین کے حملوں سے بچاتے رہے

ہیں کیونکہ کمیونسٹ یہ بات اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مجاہدین عام لوگوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور اگر کہیں عام شہریوں کو کسی حملے یا جھڑپ میں نقصان پہنچا ہے۔ تو پھر ملحد حکمران مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کرکے شور مچاتے ہیں کہ مجاہدین عام لوگوں کو مار رہے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ نجیب اپنے اقتدار اور اپنے آپ کی حفاظت کے لئے عام لوگوں کو قربان کررہا ہے۔ جس کی بہتر مثال یہ ہے کہ شاہنواز تنی نے اقتدار پر قبضے کے لئے بہت سے شہریوں کو مار کر لقمۂ اجل بنایا اور نجیب بھی اقتدار پر قابض رہنے کے لئے شب و روز میں بے شمار شہری بمباری و گولہ باری اور دیگر ہتھیاروں سے ہلاک کروئے۔ لیکن پھر بھی کابل کے شہریوں نے نجیب پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور اس کی حکومت کے خلاف یہ پوچھنے کے لئے نہیں اٹھے کہ جب تمہارے اور تنی کے درمیان تو کفر اور اسلام کا مسئلہ نہیں بلکہ اقتدار کا مسئلہ تھا پھر آپ نے اپنے اقتدار کے لئے اتنے لوگ کیوں قتل کئے

دوسرا رخ صوبوں سے جھگڑے کی صورت میں کابل پر قبضہ کرنے کا ہے جس کیلئے طویل مدت زیادہ اخراجات درکار ہیں اور اس میں جانی نقصانات بھی زیادہ ہیں۔ چنانچہ ان صورتوں پر کابل پر ایک بڑے اور عمومی حملے کی منصوبہ بندی اور کوشش ایک مناسب اور اچھا اقدام ہے بشرطیکہ یہ اقدام نہایت ہوشمندی اور تمام جہادی قوتوں کی طرف سے متحدہ طور پر انجام پائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک کمانڈر یا ایک جہادی تنظیم پروگرام کے مطابق حملے کا آغاز کرے اور دوسرے بے خبر رہ جائیں یا حملے میں حصہ لینے سے لاتعلق ہو جائیں۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے جہادی تنظیمیں ایک دقیق پروگرام مرتب کرنے پر متفق ہو جائیں پھر اس پر عملدرآمد کی راہیں ڈھونڈیں۔

س۔ کیا عرب ممالک کی طرف سے مجاہدین کو ملنے والی امداد پر مسئلہ خلیج کی وجہ سے کوئی اثر پڑا ہے یا نہیں؟

ج۔ غیر ملکی اس قسم کے پروپیگنڈے کررہے ہیں کہ افغانستان کے مقابلے میں خلیج کے مسئلہ کو اہم اور بڑا اظاہر کیا جائے تاکہ اس طرح افغان مسئلے کی اہمیت کم کرکے اسے پس پشت ڈال دیا جائے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کویت پر عراقی حملہ روس کے ایما پر مکمل ہوا ہے۔ جارحیت سے قبل امریکہ کی پشت پناہی پر کویت نے عراق کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے مسئلہ حل نہ کیا اور عراقی تقاضوں کے جواب میں منفی ردعمل ظاہر کیا۔ اس طرح روس اور امریکہ اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے۔

خلیج کے بحران کی وجہ مجاہدین کی امداد میں کمی ایک فطرتی بات ہے۔

س۔ حزب اسلامی (حکمت یار) اور جمعیت اسلامی کے باہمی اتحاد کی غرض سے ایک شوریٰ بنی ہے جو دونوں کے اتحاد کے لئے کام کررہی ہے اور دونوں لیڈروں نے اس سلسلے میں عہد بھی کرلیا ہے۔ آپ اس قسم کے اقدامات کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

ج - جہادی تنظیموں کے درمیان اتحاد اور عمومی طور پر تمام افغان مسلمانوں کا اتحاد بہت ضروری ہے اور خاص طور پر موجودہ دور میں تو انتہائی اہم اور لازمی کام ہے۔ اس لئے حزبِ اسلامی اور جمعیت اسلامی کے درمیان اتحاد اور بالآخر سبھی اسلامی پارٹیوں کے درمیان وحدت و یک جہتی ایک اچھا اقدام اور تمام افغانوں کی کامیابی ہے۔ اگر وہ باہم اس لئے متحد ہوتے ہیں کہ دیگر تنظیموں کا مقابلہ کر سکیں تو یہ کارِ خیر نہیں۔
بہر حال حقیقت اللہ جانتا ہے لیکن ہماری آرزو ہے کہ ان دونوں تنظیموں کا اتحاد تمام اسلامی تنظیموں کے اتحاد کا باعث بن جائے اور جو بد بختیاں ان کے نفاق کی وجہ سے رونما ہوئی ہیں مٹ جائیں۔

س - موجودہ حالات میں سقوطِ کابل کے لئے کامیاب اور مختصر طریقہ کیا ہو سکتا ہے؟

ج - کامیابی کے لئے مختصر راستہ جہاد کی وسعت، مورچوں کی مضبوطی اور تنظیموں کے درمیان مکمل اتحاد ہے تنظیموں کے اتحاد سے تمام جہادی کمانڈر باہم متحد ہو جائیں گے۔ اور دوہری حکومت کے خاتمے کے لئے متحدانہ طور پر اپنی قوت و توانائی بروئے کار لائیں گے۔ ہمیں اطمینان ہے کہ اس طرح نجیب انتظامیہ بہت جلد گرا دی جائے گی۔

بقیہ ص ۳۲: مولانا حسین احمد مدنیؒ

علامہ اقبال نے جس خبر سے متاثر ہو کر یہ اشعار لکھے تھے اس کی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہی روزنامہ "احسان" میں اس مطلب کا ایک خط چھپوا دیا کہ مجھ کو اس صراحت کے بعد کسی قسم کا کوئی حق اُن پر اعتراض کرنے کا نہیں رہتا۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ میں مولانا کی حمیتِ دینی کے احترام میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔
ان شاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس اجمال کی تفصیل اور اس متن کی شرح ذکر کی جائے گی (زاہد الحسینی)
علامہ اقبال نے جناب طالوت کو ایک خط میں لکھا کہ وہ مولانا مدنی کی تصحیح کے بعد اپنے اشعار کی تلخی کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

اس حقیقت کشائی کے بعد اگر کوئی قلم دراز یا زبان دراز مولانا مدنی اور ان کے رفقاء پر نشتر زنی کرتا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ پاکستان کی فضا سے غلط فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ قائد اعظم اور علامہ اقبال کی روحوں کو بھی صدمہ پہنچانے کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس قسم کے غلط کار لوگ پاکستان میں غالباً یہ تصور کئے بیٹھے ہیں کہ وہ کوئی تاریخی کارنامہ سر انجام دے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے دل کی کالک اپنے چہرے پر مل رہے ہیں۔